ع - ص

# اخبارِ علمیّہ

مشرقِ وسطیٰ کے سیاسی اور فوجی مدّوجزر سے استعماری ممالک کے ارباب اقتدار کی دلچسپی سب پر عیاں ہے لیکن ان مغربی ملکوں کے علمی و تحقیقی ادارے جس منصوبہ بندی اور انہماک سے اپنی حکومتوں کو تعاون دیتے ہیں وہ کم اہم نہیں لندن کے مجلہ دی مسلم ورلڈ بک ریویو کے تازہ شمارہ میں مشرقِ وسطیٰ سے متعلق یورپ و امریکہ سے شائع شدہ پانچ جدید مطبوعات کا ذکر ہے۔ ان میں تین کتابیں

(1) SECURITY IN THE MIDDLEEAST : RIGIONAL CHANGE AND GREAT POWER STRATIGIES (2) CROSSCURRENTS IN TEE GULF (3) THE ARABGULF AND THE ARABWORLD

مغربی اہلِ قلم کی تحریروں پر مشتمل ہیں۔ اول الذکر کتاب واشنگٹن کے ایک ادارہ کی جانب سے منعقدہ سیمینار میں پیش کئے گئے مقالات کا مجموعہ ہے اس میں خلیج کے تغیر و استحکام، مسئلہ فلسطین، سپر پاور، تیل اور مشرقِ وسطیٰ کے عنادین کے تحت تین ابواب میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ اکثر مقالہ نگاروں کی رائے ہیں اس علاقہ کے تحفظ کی ذمہ داری صرف مغرب کی اجارہ داری ہے۔ مقدمہ میں رابرٹ جی نیومان سابق سفیر امریکہ برائے افغانستان، مراکش و سعودی عرب نے اسی رجحان کے پیشِ نظر لکھا کہ:

"مشکل یہی ہے کہ اس پورے خطہ کو مغرب اپنی نوآبادی سمجھتا ہے اور یہ فراموش کر دیتا ہے کہ حقائق اس نظریہ کا بالکلیہ ردّ و ابطال کرتے ہیں"

معروضی طرزِ فکر کے علمبرداروں نے اس نکتہ سے صرف نظر کیا کہ کیا امریکہ سے انصاف، استحکام، امن اور غیر جانبداری کی امید رکھی جا سکتی ہے؟ دوسری کتاب جارج کیمپ قیصر لائبریری کی جانب سے ایچ رچرڈ سنڈلر اور جے ای پیٹرسن نے مرتب کی ہے اس میں بھی تین اہم ابواب میں خلیج اور بین الاقوامی امور، ایران عراق جنگ اور خلیج کی تیل پالیسی پر بحث کی گئی ہے۔ اس امکان کا خاص طور پر تجزیہ کیا گیا ہے کہ اگر خلیج کے حالات بدل گئے تو ان کا رخ کیا ہوگا۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ مغربی محققین کو تیل، تجارت اور تحفظ کی تو فکر ہے لیکن علاقہ کے عوام ان کی تہذیب و روایات اور ان کے مذہب سے کوئی سروکار نہیں۔ البتہ احیائے اسلام کی مساعی ان کی نظر

میں خطرہ ہیں۔ تیسری کتاب بی آر بریڈ ہیم کی ہے۔ یہ بھی ۸۶ء میں منعقدہ ایک سیمینار کے مقالات کا مجموعہ ہے اس میں خاص طور پر خلیجی ریاستوں اور دیگر عرب ممالک کے تعلقات کے سلسلہ میں ۱۹۱۸ء سے قبل کی تاریخ عرب سیاسی اور سماجی نظریئے، آبادی کے اعداد و شمار اور اقتصادی روابط اور خلیج کے تحفظ و استحکام کے مسائل زیر بحث آئے ہیں۔ آخر الذکر کتاب کا معیار زیادہ بلند ہے۔

---

ایک جانب مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کو مشرق کے مادی وسائل و مسائل سے وابستہ ہے تو دوسری طرف اسلام کے پیغام اخوت و رحمت کو خود مغرب میں عام کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ گذشتہ دنوں مغربی جرمنی (اب متحدہ جرمنی) میں اسلامی تنظیموں اور اداروں کا ایک اہم اجتماع ہوا جس میں تقریباً ۸ ہزار نمائندوں نے شرکت کی شرکا میں پروفیسر نجم الدین اربکان۔ محمد المجری۔ عثمان یوماک، ڈاکٹر بشیر حمید اوغولاری وغیرہ بھی تھے۔ عثمان یوماک یورپ میں منظمۃ الرای الوطنی کے صدر ہیں۔ انہوں نے یورپ کے دستور و قانون کے حقوق سے فائدہ اٹھا کر وہاں اسلام کے پیام انسانیت کو روشناس کرانے پر زور دیا جسے کمیونزم اور سرمایہ داری نے گم کر رکھا ہے۔

---

یورپ اور غیر یورپ کے تعلقات کی ناہمواریوں میں دوسرے عوامل کے ساتھ صیہونیت بھی ایک بڑا محرک ہے۔ ۲۲ برس پہلے امریکی کانگرس کے ایک رکن پال فنڈلے نے اپنی کتاب DARE TOSPEAK میں اسرائیل کی امریکی لابی کے متعلق بعض رازہائے سربستہ کی نقاب کشائی کرتے ہوئے امریکہ کی سیاست، ذرائع ابلاغ، دفاعی اور علمی اداروں میں یہودیت کی کارفرمائی کی تفصیل دی تھی۔ یہ کتاب دس برس پہلے شائع ہوئی تھی لیکن صیہونیوں نے بڑی چابک دستی سے اس کو عالمی بازاروں سے غائب کر دیا تھا۔ اب سعودی عرب کے نائب وزیر اعظم عبداللہ بن عبدالعزیز نے باون ہزار ڈالر کی خطیر رقم کے عطیہ سے اس کے طبع جدید اور عالمی اشاعت کا انتظام کیا۔ چنانچہ امریکن ایجوکیشنل ٹرسٹ واشنگٹن کے زیر اہتمام یہ چھپ کر شائع ہوگئی ہے۔

---

عالم عرب سے ادھر چند عمدہ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں حافظ جلال الدین سیوطی کی الامر بالاتباع والنہی عن الابتداع ہے۔ جسے حسن سلیمان نے بڑی نفاست کے ساتھ ایڈٹ کر کے ادارہ ابن قیم سعودی عرب سے شائع کیا ہے۔ کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اتباع کے وجوب اور اعمال و عقائد میں بدعات کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ سنت کے متعلق ائمہ سلف خصوصاً امام سفیان ثوری اور امام شافعی کے اقوال و آراء بھی دیئے گئے ہیں فاضل مرتب نے امام سیوطی کے سوانح میں ایک عمدہ مقالہ بھی سپرد قلم کیا ہے۔ ایک اہم کتاب امام ابو محمد علی

ابن حزم کی النبذ فی اصول الفقہ ہے جسے محمد بن حمد الحمود النجدی نے مرتب کیا ہے جو اصلاً ابن حزم کی کتاب الاحکام فی اصول الاحکام کی ایک مفصل بحث پر مشتمل ہے۔ ائمہ اربعہ کے یہاں ظواہر پر عمل ایک بنیادی اصول ہے لیکن ظاہریہ کو اس میں غلو کی حد تک اصرار ہے۔ اس لئے انہوں نے قیاس کی مکمل نفی اور علل واسباب کی بحث کو مہمل قرار دیا ہے۔ یہ کتاب فقہ ظاہریہ کی نمائندہ ہے۔

ایک قابل ذکر کتاب 'الاعلام الاسلامی والرای العام' ہے۔ جسے کویت مرحوم کی جامعۃ الکویت کے استاذ ڈاکٹر محمود متولی نے مکتبۃ المنار کویت سے شائع کیا تھا۔ ذرائع ابلاغ کی اہمیت کا مشاہدہ دور حاضر میں اشتراکیت صیہونیت اور مغربیت کی یلغار سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ مصنف کے پیش نظر ایسے امکانات کی تلاش ہے جن کی بنیاد پر اسلامی ذرائع ابلاغ کی ایک مستحکم عمارت قائم ہو سکے۔ کتاب میں عوام کے رجحانات، تصورات، فرائض اور مشکلات، دور جدید میں دینی ذرائع ابلاغ کی ذمہ داریاں اور صحافت ریڈیو اور ٹی وی کی اہمیت جیسے موضوعات پر علمی وفنی بحث کی گئی ہے۔ مصنف اپنے اسلامی جذبہ وفکر کے لئے مشہور ہیں۔ اس لئے ۴۰ صفحات کی اس ضخیم کتاب میں اسلامی دردمندی ظاہر ہے۔ جامعہ ازہر کے علمی حلقوں میں کتاب کو اپنے موضوع پر اولین علمی مرجع کی حیثیت دی گئی ہے۔

ادبیات میں جامع قطر نے ڈاکٹر یوسف حسین بکار کی نہایت عمدہ وقیع اور جامع تصنیف 'الترجمات العربیۃ لرباعیات الخیام' شائع کی ہے۔ عالمی زبانوں میں عمر خیام کی رباعیات کی مقبولیت وشہرت کا بڑا سبب رباعیات کا انگریزی مترجم ایڈورڈ فٹز جیرالڈ ہے۔ گذشتہ صدی کے اواخر میں اس کے انگریزی ترجمہ کے ذریعہ رباعیات خیام کا پرکیف نشہ دوسری کئی زبانوں پر چھا گیا۔ عربی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں اس کتاب میں فاضل مصنف نے عربی میں رباعیات کے ہر مترجم کی کاوشوں کا باہم موازنہ کیا ہے اور پھر خوب سے خوب تر کی نشاندہی کرتے ہوئے وجہ ترجیح بھی ظاہر کی ہے۔ عیسیٰ اسکندر معلوف، ودیع البستانی، عبدالرحمٰن شکری، عبدالقادر مازنی، جمیل صدقی زہاوی، عباس محمود عقاد سے محمد النعرانی اور محمد غنیمی تک تقریباً ۲۹، ادباء وشعراء کے ترجموں کا وقت نظر سے موازنہ وتجزیہ کیا گیا ہے مصنف کو چونکہ فارسی اور انگریزی زبانوں پر بھی قدرت ہے اس لئے انہوں نے انگریزی کے علاوہ اصل فارسی رباعیات کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ اسی لئے ایک عربی ناقد کی نظر میں کتاب جدید علمی طرز تحقیق وترتیب کا بہترین نمونہ ہے۔

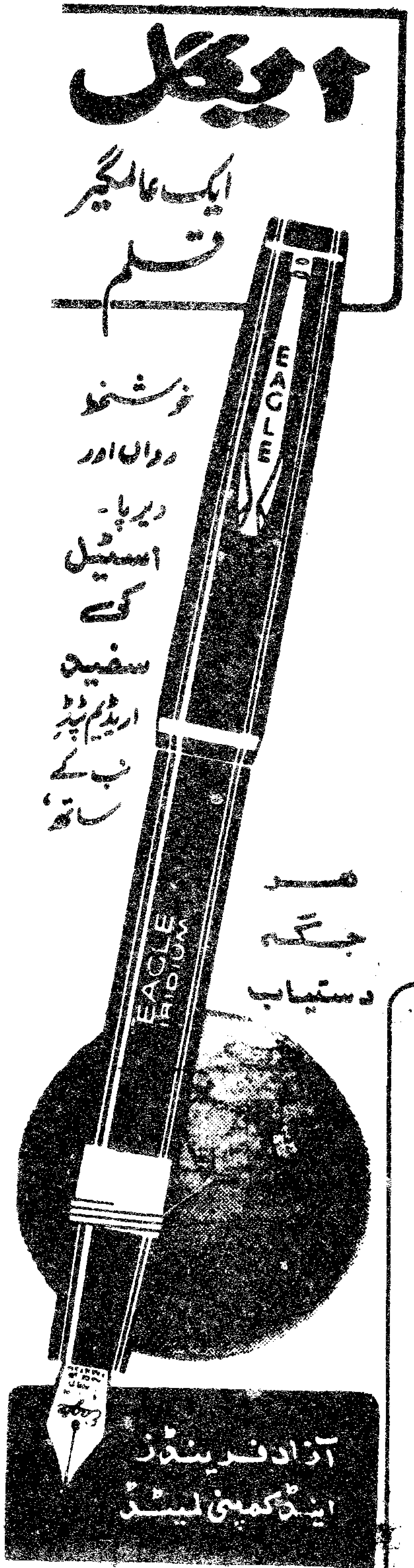

ایگل
ایک عالمگیر
قلم
خوشخط
رواں اور
دیرپا
اسٹیل
کے
سفید
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ
EAGLE
EAGLE
IRIDIUM
ہر
جگہ
دستیاب
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ

کنول لان، صنم پاپلین
بے نظیر پاپلین
کہکشاں پرنٹ
سنگم بوسکی
مائینا پاپلین
کمانڈر پاپلین
پریذیڈنٹ لان
جمال ۳۰۰ پاپلین
جمال ۵۰۰ لان
دلکش
دلنشیں
دلفریب
حسین
کے
پارچہ جات
بول کارڈ
سوٹنگ
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں۔ حسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔
حسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرائش